جمعرات
۲۷- اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۴۰ | جمعرات-۲۱- جمادی الاول -۱۴۱۵ھ ' ۲۷-اخاء ۱۳۷۳ ھش ' ۲۷- اکتوبر ۱۹۹۴ء

دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے

جو شخص اعمال سے کام نہیں لیتا وہ دعا نہیں کرتا بلکہ خدا تعالیٰ کی آزمائش کرتا ہے اس لئے دعا کرنے سے پہلے اپنی تمام طاقتوں کو خرچ کرنا ضروری ہے۔ اور یہی معنی اس دعا کے ہیں۔ پہلے لازم ہے کہ انسان اپنے اعتقاد اعمال میں نظر کرے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ اصلاح اسباب کے پیرایہ میں ہوتی ہے وہ کوئی نہ کوئی ایسا سبب پیدا کر دیتا ہے کہ جو اصلاح کا موجب ہو جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اللہ تعالیٰ قادر تھا کہ اپنے بندوں کو کسی قسم کی ایذاء نہ پہنچنے دیتا اور ہر طرح سے عیش و آرام میں ان کی زندگی بسر کرواتا۔ ان کی زندگی شاہانہ زندگی ہوتی۔ ہر وقت ان کے لئے عیش و طرب کے سامان مہیا کئے جاتے مگر اس نے ایسا نہیں کیا۔ اس میں بڑے اسرار اور راز نہاں ہوتے ہیں۔ دیکھو والدین کو اپنی لڑکی کیسی پیاری ہوتی ہے بلکہ اکثر لڑکوں کی نسبت زیادہ پیاری ہوتی ہے مگر ایک وقت آتا ہے کہ والدین اس کو اپنے سے الگ کر دیتے ہیں وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ اس وقت کو دیکھنا بڑے جگر والوں کا کام ہوتا ہے۔ دونو طرف کی حالت ہی بڑی قابل رحم ہوتی ہے قریباً چودہ پندرہ سال ایک جگہ رہے ہوئے ہوتے ہیں۔ آخر ان کی جدائی کا وقت نہایت ہی رقت کا وقت ہوتا ہے۔ اس جدائی کو بھی نادان بے رحمی کہہ دے تو بجا ہے مگر اس کی لڑکی میں بعض ایسے قویٰ ہوتے ہیں جس کا اظہار اس علیحدگی اور سسرال میں جاکر شوہر سے معاشرت ہی کا نتیجہ ہوتا ہے جو طرفین کے لئے موجب برکت اور رحمت ہوتا ہے۔

یہی حال اہل اللہ کا ہے۔ ان لوگوں میں بعض خلق ایسے پوشیدہ ہوتے ہیں کہ جب تک ان پر تکالیف اور شدائد نہ آویں ان کا اظہار ناممکن ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۵۲-۱۵۱)

ہر حالت میں رضاءِ الٰہی کے طالب رہو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

یاد رکھو کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ قدوس کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں۔ نہیں۔ وہ دنیا میں۔ قبر میں۔ حشر میں جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں اور ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جو سچے راستباز اور متقی ہیں اور ہمیشہ سکھ پاتے ہیں یہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں۔

میں پھر آخر میں کہتا ہوں کہ کامل ایمان کے بدوں انسان اس درجہ پر نہیں پہنچتا' کامل ایمان یہی ہے کہ اسماء الٰہی پر ایمان ہو کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہے کہ ایک ناپاک اور گندے کو ایک پاک اور (صاحب ایمان) سے ملا دے اور گندے کو عزت دیوے۔ پھر کامل ایمان میں سے یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وسائط پر ایمان لاؤ یعنی ملائکہ پر۔ اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لاؤ۔ وفادار ہو' عسر و یسر میں قدم آگے ہی بڑھاؤ۔ اور جزاء و سزا پر ایمان لاؤ نمازوں کو مضبوط کرو اور (-) دو۔ غرض یہ لوگ ہوتے ہیں جو متقی کہلاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ کو اور مجھے توفیق دے کہ ہم متقی بن جاویں۔ یاد رکھو کہ دنیا میں وہی تعلق ہو جو خدا چاہتا ہے۔ آخر جیت راستبازوں ہی کی ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ مخفی در مخفی حالات کا واقف ہے ہمیشہ اس کے پاک قانون کے متبع بنو اور ہر حالت میں رضاء الٰہی کے طالب رہو اور اس پاک چشمہ سے دور نہ رہو۔ (از خطبہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۰ء)

سانحہ ارتحال

○ محترم ناظر صاحب امور عامہ اطلاع دیتے ہیں۔

محترم عبد الرؤف خان صاحب ابن مکرم شیخ محمد عبد الرشید صاحب بٹالوی (رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) حلقہ جنوبی چھاؤنی لاہور مورخہ ۱۳- اکتوبر ۱۹۹۴ء بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ آپ قریباً ۳۰ سال تک لاہور چھاؤنی کے سیکرٹری مال رہے۔ آپ موصی تھے۔ ۱۴- اکتوبر کو ان کی میت ربوہ لائی گئی۔ جہاں بعد نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم اللہ بخش صادق صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

ولادت

○ مکرم ظفر احمد اعوان صاحب دار الصدر غربی حلقہ قمر ابن مکرم عبد السلام اعوان صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۷- اکتوبر ۹۴ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام "قرۃ الحفیظ فائزہ" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم مبارک احمد طاہر صاحب ایڈیشنل سیکرٹری مجلس نصرت جہاں کی پہلی نواسی اور مکرم مولانا محمد منور صاحب کی پڑنواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک اور خادمہ دین بنائے۔

○ مکرم نعیم اللہ خان ملہی صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دار النصر غربی حلقہ اقبال ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۷- اگست ۱۹۹۴ء کو بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے از راہ شفقت "فارعہ نعیمہ" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم چوہدری حفیظ اللہ خان اشرف صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری سارنگ خان بھٹی کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے نیک اور خادمہ دین بنائے۔

تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

۲۷- اخاء- ۱۳۷۳ ھش — ۲۷- اکتوبر ۱۹۹۴ء

سچی تبدیلی اور خوفِ خدا

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں کہ بیعت کرنے والے کو چاہئے کہ وہ سچی تبدیلی پیدا کرے اور دل میں خدا کا خوف رکھے۔ سچی تبدیلی اور خدا کا خوف دونوں یوں ساتھ ساتھ چلتے ہیں کہ گویا دونوں ایک ہی راستے کی دو طرفیں ہیں۔ جیسے دائیں طرف بائیں کے ساتھ ساتھ چلتی ہے اور اسی طرح بائیں طرف بھی دائیں کے متوازی چلتی ہے اور دونوں کا تعلق ایک ہی راستے سے ہوتا ہے اسی طرح اگر بیعت کو ایک راستہ کہہ لیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ اس کی ایک طرف سچی تبدیلی ہے اور دوسری طرف خوف خدا۔ اور ان دونوں کا آپس میں اتحاد یوں ہوتا ہے کہ یہ راستے کا تعین کرتے ہیں۔ سچی تبدیلی صرف اور صرف اس وقت پیدا ہو سکتی ہے جب انسان اپنے دل کو بدلے اور یہ تبدیلی بہتر صورت اختیار کرے۔ سب سے بہتر صورت اختیار کرنے کا ذریعہ تو یہی ہے کہ دل میں خدا کا خوف پیدا کیا جائے۔

جیسا کہ اس خوف کے متعلق ہمیشہ بیان کیا جاتا ہے یہ خوف دنیاوی خوف سے متصادم بھی ہے اور متضاد بھی۔ کیونکہ دنیاوی خوف انسان کو اس چیز سے پرے دھکیلتا ہے جس سے خوف کیا جاتا ہے۔ اور یہ خوف انسان کو قریب لاتا ہے ’خوف اس بات کا نہیں کہ جس سے خوف کیا جا رہا ہے وہ صرف اور صرف نقصان ہی پہنچا سکتا ہے بھیڑیا‘ شیر‘ چیتا ہے تو چیر پھاڑ سکتا ہے۔ کوئی ظالم شخص ہے تو وہ بلاوجہ سزا دے سکتا ہے بلکہ خوف اس بات کا کہ جن باتوں کا ہم سے تقاضہ کیا جاتا ہے۔ جو باتیں خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہیں ان سے کہیں ہم سرمو بھی انحراف نہ کر جائیں۔ اسی لئے اس خوف کو محبت کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے محبت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جو کچھ وہ کہے کیا جائے جس سے وہ روکے اس سے رکا جائے اور اس محبت کے نتیجہ میں یہ خوف پیدا ہو کہ ایسا نہ ہو کہ جو کچھ ہمیں کرنا چاہئے وہ ہم کر نہ سکیں یا جس سے ہمیں گریز کرنا چاہئے اس میں ہم ملوث ہو جائیں۔ تو کہا جا سکتا ہے کہ خوف اور محبت جس کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہے وہ خدا تعالیٰ کے قریب لاتے ہیں۔ اور سچی تبدیلی یہی ہے کہ انسان جو کچھ پہلے نہیں تھا وہ اب بن گیا ہے اور جو کچھ پہلے تھا اس سے وہ اب بدل گیا ہے۔ پہلے اچھا نہیں تھا اب اچھا ہو گیا ہے۔ پہلے برا تھا اب برا نہیں رہا اسی کا نام سچی تبدیلی ہے اور یہی وہ سچی تبدیلی ہے جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے پیروکاروں سے بیعت کے نتیجہ میں چاہتے ہیں۔ حضرت صاحب یہ فرماتے ہیں کہ بیعت کنندہ سچی تبدیلی پیدا کرے اور دل میں خدا کا خوف رکھے تو اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے ڈرے کہ اس کی ناپسندیدگی کا مظہر نہ بن جائے اور اس سے محبت کرے کہ جو کچھ وہ چاہتا ہے وہی کچھ کرے۔ یہ سچی تبدیلی بیعت کے مفہوم میں شامل ہے۔ اور جب تک یہ تبدیلی پیدا نہ ہو اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ بیعت کرنے والے نے حقیقی طور پر بیعت کے مفہوم کو سمجھ لیا ہے۔ اور اس پر عمل کرنے لگا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ جب بھی اپنے بیعت کندوں کو اپنے اپنے گھروں میں واپس جانے کی اجازت مرحمت فرماتے تھے تو یہ بات ضرور فرماتے کہ اب تم میں ایک تبدیلی پیدا ہونی چاہئے۔ تم ایک نئے انسان نظر آؤ۔ یعنی نیکیوں میں اتنے آگے بڑھو کہ ماحول میں ہر شخص یہ محسوس کرے کہ اس میں کوئی تبدیلی آگئی ہے یہی سچی تبدیلی ہے اور یہی تبدیلی خوف خدا سے پیدا ہوتی ہے۔

ہمارے ہاتھ کھلے ہوں کہ ہم تمہیں ماریں
تم اپنا ہاتھ اٹھاؤ تو ہوگی نادانی
اسی کا نام مساوات ہے خدا کی پناہ
یہ انتظامِ سیاست ہے یا ہے شیطانی

ابوالاقبال

○

اپنی باتوں کو جو تحدیثِ انا سمجھو گے
کون جانے کہ کسی بات کو کیا سمجھو گے

دل میں پھوٹیں جو کبھی حسنِ ازل کی کرنیں
تم چمکتے ہوئے سورج کو دیا سمجھو گے

ناخدا پار لگا پائے جو ہر کشتی کو
اتنے کم فہم ہو تم اُس کو خدا سمجھو گے

تم کو مل جائے اگر عینِ محبت کا شعور
میرے زخموں کو بہاروں کی فضا سمجھو گے

میں نے ہر کانٹے کو چوما ہے سرِ راہ کہ تم
مجھ کو دیکھو گے تو خود آبلہ پا سمجھو گے

ناروا یہ ہے کہ میں اُس کا بھرم رکھ نہ سکا
اُس نے ٹھکرایا مجھے اس کو روا سمجھو گے

جو تمہیں مری محبت میں بُرا کہتا ہے
آئنہ دیکھ کے تم اس کو بھلا سمجھو گے

یوں لپٹ جائے گی یاد ان کی سرِ شام نسیم
رات بھر تم اُسے خوشبو کی رِدا سمجھو گے

نسیم سیفی

تقویٰ اس بات کا نام ہے کہ جب وہ دیکھے کہ میں گناہ میں پڑتا ہوں تو دعا اور تدبیر سے کام لیوے ورنہ نادان ہوگا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص تقویٰ اختیار کرتا ہے وہ ایک مشکل اور تنگی سے نجات کی راہ اس کے لئے پیدا کر دیتا ہے۔ متقی درحقیقت وہ ہے کہ جہاں تک اس کی قدرت اور طاقت ہے وہ تدبیر اور تجویز سے کام لیتا ہے۔

خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے (۔) دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانہ پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور ساتھ ہی انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے۔ پھر توقع کی جاتی ہے کہ وہ دعا قبول ہوگی۔

یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں ایک پاک تبدیلی پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ(

نسیم سیفی

حضرت میر قاسم علی صاحب

خاندانی ریکارڈ سے اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ قادیان میں جس محلے کا نام دار الفضل تھا وہ خاکسار کے نانا حضرت میاں فضل محمد ہرسیاں والے کے نام پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دعائیں آپ کے لئے) نے رکھا تھا۔ جب نانا جان ہرسیاں سے قادیان آئے تو حضرت امام جماعت الثانی نے انہیں اس جگہ کے قریب جہاں تعلیم الاسلام ہائی سکول ہے ایک بڑا سا زمین کا ٹکڑا دے دیا کہ میاں فضل محمد یہاں چھوٹا سا مکان تعمیر کر لو آہستہ آہستہ اس کے ارد گرد اور مکان بھی تعمیر ہو جائیں گے۔ کیونکہ اس وقت یہ محلہ بالکل خالی زمین تھا اور ہوا بھی ایسے ہی۔ کہ کچھ عرصے کے بعد وہاں پانچ سات مکان تعمیر ہو گئے۔ ایک دن حضرت امام جماعت الثانی شہر یعنی قادیان کے مرکزی حصہ سے اپنی رہائش گاہ سے نواں پنڈ طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ ساتھ کچھ اور دوست بھی تھے۔ راستہ میں وہ جگہ پڑتی تھی جو میرے نانا کو دی گئی تھی۔ جب حضرت صاحب وہاں پہنچے تو نانا جان گھر سے باہر کھڑے تھے۔ شرف ملاقات حاصل کیا۔ حضرت صاحب نے پوچھا کہ میاں فضل محمد اب تو یہاں کئی مکان تعمیر ہو گئے ہیں اب اسے ایک محلے کا مقام دے دینا چاہئے تم بتاؤ کہ اس محلے کا نام کیا رکھا جائے۔ نانا جان تو خاموش رہے حضرت صاحب نے خود ہی فرمایا کہ تمہارا نام فضل محمد ہے اس محلہ کا نام دار الفضل ہی کیوں نہ رکھ دیا جائے۔ چنانچہ اس محلے کا نام دار الفضل رکھ دیا گیا۔

جہاں یہ مکان تھا اس کے آگے ایک کچی سڑک تھی۔ جو نواں پنڈ تک جاتی تھی اور سڑک سے آگے میدان تھا جہاں چند ایک مکانات جو بعد میں بنائے گئے ان کا نام دار العلوم رکھا گیا۔ نانا جان کے مکان کے بالکل قریب ایک نہایت فراخ سا مکان تعمیر ہوا جو شیخ محمد نصیب صاحب کا تھا اور اس سے ایک دو مکانوں کی جگہ چھوڑ کر ایک اور فراخ مکان تعمیر ہوا جو حضرت میر محمد قاسم علی صاحب نے تعمیر کروایا تھا۔ حضرت میر صاحب نہایت شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ سے زندگی بسر کرنے کے عادی تھے۔ آپ کی بیٹھک خاصی وسیع تھی اور اس میں بیرونی دروازے کے قریب تھوڑا سا فاصلہ چھوڑ کر ایک تخت بچھا ہوتا تھا۔ اس تخت کے اوپر سفید کپڑا اور ایک چوکی۔ آپ اس چوکی کے پاس بیٹھ کر اور اس چوکی پر کاغذ قلم دوات رکھ کر لکھا کرتے تھے اور تھوڑی دور ایک بہت بڑا شاندار حقہ موجود رہتا تھا۔ غالباً پیتے تو کم تھے لیکن شاہانہ ٹھاٹھ باٹھ کے لئے ان دنوں ایسی چیزوں کی ضرورت سمجھی جاتی تھی۔ چنانچہ آپ کے دفتر میں بھی اسی طرح کا ایک بڑے سائز کا بڑا خوبصورت حقہ پڑا رہتا تھا۔ آپ کو ادھر ادھر کبھی چلتے پھرتے بہت کم دیکھا جب بھی دیکھا آپ اس تخت پر تشریف فرما ہوتے اور چوکی پر پڑے کاغذات اور قلم دوات کے ساتھ کچھ نہ کچھ لکھ رہے ہوتے۔ آپ کی آن بان دیکھ کر بچوں کو تو بہت کم حوصلہ پڑتا تھا کہ آپ کے قریب جائیں۔

چنانچہ ہم دور کھڑے اس شخص کو جس کی آن بان سے ہم بہت متاثر تھے دیکھا کرتے تھے۔ بعد میں پتہ چلا کہ آپ ایک ایڈیٹر ہیں اور فاروق نام کا ہفتہ وار رسالہ شائع کرتے ہیں۔ مکان کے دوسرے حصہ کی طرف جس کا رخ باقی محلہ کی طرف تھا۔ ایک پرانا ساٹوٹا ہوا پریس بھی میں نے دیکھا۔ کبھی اس پریس پر جو ہاتھ ہی سے چلایا جاتا تھا وہ اخبار شائع کرتے ہوں گے لیکن بعد میں ضیاء الاسلام پریس کے کھل جانے کی وجہ سے اور اسے وسعت مل جانے کے باعث آپ کا یہ چھوٹا سا پریس ترک کر دیا گیا اور ٹوٹ پھوٹ گیا۔ میں نے اسے ٹوٹی پھوٹی شکل میں دیکھا۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ بچپن میں انہیں دور ہی سے دیکھا کرتے تھے۔ لیکن جس شان سے یہ بیٹھتے تھے اور کام کرتے تھے۔ اس کی یاد اب تک دل میں تازہ ہے اور اسی یاد کی وجہ سے ان کی عزت میرے دل میں روز بروز بڑھتی رہی ہے۔ جب میں نے شعر کہنے شروع کئے تو ایک نظم ایک مخالف جماعت کے متعلق لکھی اور فجر کے وقت آپ کے دروازے کے نیچے سے اندر دھکیل دی۔ چنانچہ اگلے ہی ہفتے میری وہ نظم فاروق کے کور کے اندرونی پورے کے پورے صفحے پر شائع ہو گئی۔ دل بڑا خوش ہوا اور حضرت میر صاحب سے زیادہ دلی قرب محسوس ہونے لگا۔ اور اس طرح ان کی عزت بھی میرے دل میں بہت بڑھ گئی۔

ان کا دوسرا رنگ جو میں نے دیکھا وہ عشاء کے بعد ہونے والے جلسوں کی صدارت کی صورت میں تھا۔ قادیان میں ریتی چھلہ جلسوں کے لئے مشہور تھا۔ عام طور پر عشاء کے بعد ریتی چھلے کی ایک طرف جو شہر سے ملحق تھی جلسے ہوا کرتے تھے۔ ایک جلسہ جو آریوں کے کسی جلسے کے جواب میں تھا۔ اس کی صدارت آپ نے کی۔ قادیان میں بہت سے جلسے سنے۔ ان کی صدارتیں دیکھیں۔ ان سے لطف اٹھایا لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس طرح آپ نے اس جلسے کی صدارت کی اور اپنی تقریر کے دوران اشعار پڑھے اور بعض مذاحیہ باتیں دل کو لبھانے اور توجہ کو اپنی طرف مبذول کرانے کے لئے کیں ان کا اثر آج تک دل پر قائم ہے۔ تقاریر تو کئی علماء نے کیں اور سب تقاریر اپنی اپنی جگہ پر بہت اہم اور مفید تھیں لیکن لطف کے لحاظ سے سب سے زیادہ اس وقت کے صدر حضرت میر قاسم علی صاحب کی تقریر کا لطف آیا اور جی چاہا کہ ایسے جلسوں کی صدارت ہمیشہ آپ کیا کریں۔

اگرچہ جیسے کہ پہلے کہا گیا ہے آپ کو چلتے پھرتے کم دیکھا تھا۔ آپ جلسوں کی صدارت بھی بہت کم کرتے تھے۔ شائد ایک یا دو جلسوں ہی کی صدارت کی ہو گی۔ ورنہ عام طور پر عشاء کے بعد باہر نکلنے سے معذرت کر دیتے تھے۔

لکھتے وقت آپ کے بیٹھنے کا انداز یہ ہوتا تھا کہ ایک پاؤں دوسری ٹانگ کے گھٹنے کے اوپر رکھا ہوا ہے اور بڑے مزے سے جسے ہم چوکڑی کہتے ہیں وہ مار کر بیٹھے ہیں اور لکھتے چلے جا رہے ہیں۔ اگرچہ دور سے کافی دیر تک انہیں دیکھنے کا موقع ملا لیکن یوں لگتا تھا کہ وہ لکھتے ہوئے کبھی تھکتے نہیں تھے۔ انہوں نے کبھی اپنی لکھنے کی پوزیشن بدلی نہیں تھی۔ ہم بچپن میں انہیں شوق سے لکھتا دیکھتے رہتے تھے۔ اور اس بات سے حیرانگی بھی ہوتی تھی کہ آپ لکھنے میں اتنے مگن ہیں۔ کہ گویا اپنی پوزیشن بدلنے کا بھی خیال نہیں آتا۔

فاروق اپنی جارحانہ پالیسی کے لئے بڑا معروف تھا۔ جارحانہ پالیسی اختیار کرنے کے لئے اچھے اچھے لکھنے والے موجود ہونے چاہئیں جنہیں اپنے موضوع پر پورا کنٹرول حاصل ہو اور وہ اسے جس طرح چاہیں گھما پھرا کر بیان کر سکتے ہوں۔ چنانچہ نہ صرف یہ کہ حضرت میر صاحب خود بہت اچھا اور بہت تیکھا لکھنے والے تھے۔ ان کے بعض مضمون نگار حضرات نے بھی انہی کی طرز نگارش اپنائی ہوئی تھی۔ چنانچہ غیر از جماعت لوگوں کے متعلق سب سے زیادہ تیکھے پن کا اظہار فاروق ہی سے ہوتا تھا۔ ایک دو دفعہ ایسا بھی ہوا۔ کہ حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کی توجہ اس بات کی طرف دلائی کہ ملائمت اختیار کرنی چاہئے اور حقیقت یہ ہے کہ جب حضرت صاحب نے ملائمت کے متعلق کہا تو یوں لگا کہ حضرت میر صاحب بدل کر کوئی اور ہی انسان بن گئے ہیں۔ ان کے قلم کا تیکھا پن اور تیزی طراری جس کے لئے وہ آغاز کار ہی سے مشغول تھے' جاتی رہی۔ اور آپ کی تحریروں میں اور آپ کے مضمون نگاروں کی تحریروں میں ایک خاص میٹھی سی ملائمت آ گئی۔ یہ تبدیلی بھی محض اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہوتا ہے۔ ورنہ ایک عادت بن جائے تو اس کا بدلنا آسان نہیں ہوتا۔ خاص طور پر طرز تحریر۔ جس طرح طرز کلام بھی۔ اگر کوئی تیکھی بات کرنے والا ہے تو اسے کتنا سمجھائیے اس سے کبھی نہ کبھی تیکھی بات ہو جائے گی۔ طرز نگارش کا بھی یہی حال ہے آپ کتنا ہی کہتے رہیے کہ ذرا قلم کو نرم کیجئے وہ ہوتا ہی نہیں۔ لیکن یہاں ہم نے دیکھا کہ آپ کا قلم آپ کی طرز نگارش اور آپ کے موضوعات سب کے سب یکسر بدل گئے اور آپ میں وہ ملائمت آ گئی جس کا حضرت صاحب نے تقاضا کیا تھا۔

حضرت میر صاحب نے چند ایک چھوٹی چھوٹی کتابیں بھی تصنیف کیں اور ایک کتاب نے تو لطیفے کا رنگ اختیار کر لیا۔ اس کتاب کا نام آپ نے جیبی پستول رکھا اور جب اس کی چند ایک کاپیاں پیک کر کے کسی دوست کو ارسال کیں اور اس کے اوپر پتے کے علاوہ جیبی پستول بھی لکھ دیا تو ڈاک خانے والوں کو اور ان کے ذریعے پولیس کو فکر پڑ گئی کہ یہ جیبی پستول بھیجنے والا کون ہے اور اس نے یہ حاصل کہاں سے کیا۔ چنانچہ میری شنید یہ ہے کہ اس پر ایک تفتیش کا عمل جاری ہو گیا۔ اور تفتیش کے بعد پتہ چلا کہ یہ دراصل ایک کتاب کی چند کاپیاں ہیں۔ کتاب کا نام جیبی پستول ہے۔ اور وہ اس لئے کہ اس کتاب کا مقصد یہ تھا کہ ہر شخص اس کے مضامین کو اس طرح یاد کر لے کہ گویا یہ مضامین اس کی جیب میں پڑے ہیں۔ یا اس کی انگلیوں کے پوروں پر ہیں۔ اور چونکہ اس میں تھا ایک خاص قسم کا تیکھا پن اس لئے اسے جیبی پستول کہا گیا۔ بہر حال تفتیش کے بعد پتہ چلا کہ یہ پستول وستول تو نہیں ہے صرف ایک کتاب ہے۔

ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے

ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو آخر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی وہ آخر فتحیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

اس تصویر میں جو ہڈرز فیلڈ (انگلستان) میں شام کی سیر کے دوران لی گئی تھی۔ ہندوستانی احمدی بھی موجود ہیں ہندوستانی سکھ بھی موجود ہیں اور پاکستانی احمدی بھی موجود ہیں۔ ہندوستانی احمدی تو وہ چار دوست تھے جو قادیان سے ۱۹۹۰ء کے برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے لئے تشریف لائے تھے۔ محترم سید عبدالحی صاحب موجود ہیں۔ محترم چوہدری ابراہیم صاحب موجود ہیں۔ سکھ حضرات اور محترم صوفی خدا بخش صاحب زیروی موجود ہیں۔

ایسے لگتا ہے کہ اس تصویر کی مرکزی شخصیت محترم صوفی خدا بخش صاحب ہیں۔ ایک تو اس لئے کہ یہ تصویر کے درمیان میں اچکن اور پگڑی پہنے ہاتھ میں سونٹی لئے کھڑے ہیں اور دوسرے اس لئے کہ اس سال یعنی ۱۹۹۴ء میں ان سے واقفیت کے ساٹھ سال پورے ہوئے ہیں۔ میں ۱۹۳۴ء میں اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوا تھا تو محترم صوفی صاحب اپنے بھائیوں کے ساتھ لاہور میں مقیم تھے۔ بیت احمدیہ دہلی دروازے کے قریب میری رہائش تھی اور غالباً ان کی رہائش بھی وہیں کہیں تھی اس لئے کہ روزانہ ملاقات ہو جاتی تھی۔ آپ ایک نہایت دوست نواز کی حیثیت سے جب مجھ سے دوستی ہوئی بڑی محبت کے ساتھ ملتے رہے۔

سکھ حضرات نہایت خوبصورت پگڑیاں اور سوٹ پہنے ہوئے کھڑے ہیں۔ سوٹ اور پگڑی ہمارے لئے تو کچھ عجیب سی لگتی ہے لیکن یہ عجیب بات ہے کہ ان سکھ حضرات پر خوب بجتی ہے۔ ایک کی پگڑی سبز اور دوسرے کی پگڑی نسواری رنگ کی۔

یہ موقعہ یوں پیدا ہوا کہ محترم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن اور مربی انچارج انگلستان نے جو ہمیں دورے کا پروگرام دیا تھا۔ جس میں ہم گیارہ افراد دورے سے تعلق رکھتے تھے اور ایک صاحب جن کا نام ناصر احمد تھا وہ اس دورے میں سارا عرصہ گاڑی ڈرائیو کرتے رہے۔ مولانا موصوف نے اس دورے کے پروگرام میں بعض جگہوں کی سیر کا بھی ذکر کیا ہوا تھا۔ میں یہ تو نہیں کہتا کیونکہ یہ بات انہیں اچھی نہیں لگے گی کہ ہمیں ارشاد تھا کہ سیر کریں لیکن ان کے مقام کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور ان کی میزبانی کے خیال سے یہی کہنے کو جی چاہتا ہے کہ مولانا موصوف نے جو پروگرام ہمیں تحریر کر کے دیا تھا اس میں یہ ارشاد بھی شامل تھا کہ فلاں فلاں جگہ کی سیر کی جائے۔ ان میں ہڈرز فیلڈ کے قیام کے دوران ایک شام کی سیر کا پروگرام بھی درج تھا۔

چنانچہ شام کو ہمارا سارا گروپ ایک کھلی جگہ پر جو شہر سے کچھ فاصلہ پر تھی اور اتنی اونچی تھی کہ وہاں سے ہڈرز فیلڈ کا سارا علاقہ نظر آتا تھا اور شام کی ہلکی ہلکی دھوپ میں یوں لگتا تھا کہ اگر ہم چاہیں تو اس سارے علاقے کے گھر بھی گن سکتے ہیں۔ یہ ہڈرز فیلڈ کے سورج کی کرامت تھی یا ان گھروں کی جو اس شہر کی زینت تھے۔ لیکن بہر حال وہاں شہر کو دیکھنے کا لطف بہت آیا۔ سکھ حضرات بھی وہاں گھوم پھر رہے تھے۔ یہ تو معلوم نہیں کہ ان کی نظر ہم پر پڑی یا نہیں لیکن ہم انہیں دیکھ کر ان کی طرف بڑھے ان کے ساتھ ان کے رنگ میں علیک سلیک کی اور ان سے معانقے بھی کئے۔ آخر سکھ ہمیشہ سے دوست نواز رہے ہیں۔ کم از کم مجھے تو یہی تجربہ ہے کہ جن سکھ دوستوں کے ساتھ سکول میں تعلیم حاصل کی انہوں نے اس وقت بھی اور اس کے بعد بھی بہت محبت کا مظاہرہ کیا۔ میرے والد صاحب جنہوں نے ہندوستان کے مختلف شہروں کے ہائی سکولوں میں تدریس کا کام کیا تھا بہت سے سکھ طالب علموں کا نام لیتے تھے اور بعض طالب علم تو ایسے تھے کہ بیس تیس سال بعد تک بھی اباجی سے ان کی خط و کتابت جاری رہی۔ اباجی اچھے طالب علموں سے پیار کرنے والے تھے اور ہمارے یہ سکھ دوست بہت اچھے طالب علم ہوتے تھے۔

ایک سکھ دوست کا مجھے بہت افسوس ہے۔ دسویں جماعت کے ہم طالب علم تھے وہ خاصے گرانڈیل تھے سکول سے ذرا باہر گئے تو انہیں ایک سنیاسی مل گیا سنیاسی نے ان کا ہاتھ دیکھا تو کہنے لگا لمبی عمر پاؤ گے۔ کم از کم ۷۰ سال تک تو ضرور جیو گے۔ انہوں نے آ کے ہمیں یہ خوش خبری دی۔ بہر حال اگر ایک نوجوان کو یہ پتہ چلے کہ وہ ۷۰ سال کی عمر تک جئے گا تو یہ اس کے لئے خوشی کا باعث ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ یہ ہمارے صحت مند گرانڈیل سکھ دوست دسویں کا امتحان دینے سے پہلے پہلے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ سنیاسی کی بات کو اب کون جھٹلائے۔ ہے تو جھٹلانے والی لیکن وہ شخص جس سے یہ بات سنیاسی نے کی تھی وہ چل بسا اور ایسی ہی باتیں اس سنیاسی نے بہت سے دوسرے لوگوں سے بھی کی ہوں گی۔ خدا جانے ان کا کیا بنا۔

تو سکھ حضرات سے یہاں سیر کے دوران مل کر بہت لطف آیا ہم نے آپس میں ڈرنکس بھی تقسیم کئے اور آئس کریم بھی۔ اور ادھر ادھر گھوم پھر کر بڑے مزے کی باتیں کیں۔ سیاسی تو ہمارا مزاج ہے ہی نہیں۔ اس لئے انہوں نے بھی یہ دیکھ کر کہ یہ احمدیہ جماعت کے افراد ہیں۔ انہیں سیاست سے کیا غرض ہمارے ساتھ کوئی سیاسی بات نہیں کی۔ البتہ اپنی سماجی اور معاشری باتوں کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ خاص طور پر جس طرح وہ انگلستان میں گذارا کر رہے ہیں۔ گذارا کر رہے ہیں کا مطلب ہے زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اس کا بھی انہوں نے ذکر کیا اور اپنے ہندوستان کی یادیں بھی سنائیں۔ غرضیکہ اس تصویر میں جو دوست بھی موجود ہیں۔ ان سب نے اس سیر کا بہت لطف اٹھایا۔

محترم صوفی صاحب نے غالباً یہ تصویر نہیں دیکھی لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ مضمون پڑھنے کے بعد اگر وہ خود میرے پاس یہ تصویر دیکھنے نہ آ گئے تو ان کا بیٹا حبیب الرحمان زیروی جو خلافت لائبریری میں نہایت تندہی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ اور ہمارے لئے خاصے مفید ثابت ہو رہے ہیں اس لئے کہ کتابوں سے متعلق ان سے کچھ ہی پوچھ لیجئے ایسے لگتا ہے کہ انہیں ازبر ہیں۔ باتیں ان کی انگلیوں کے پوروں پر موجود ہیں۔ کوئی کتاب کسی وقت ہی منگوا لیجئے۔ کوئی رسالہ لے لیجئے۔ کوئی اور ایسی اپنی ضرورت ان کے سامنے پیش کیجئے تو وہ اسے فوراً پورا کر دیتے ہیں۔

میں کہاں سے کہاں تک نکل گیا۔ بات ہڈرز فیلڈ کی ہو رہی تھی۔ تذکرہ اس سیر کا تھا جو شام کے وقت ہڈرز فیلڈ کے نواح میں کی گئی اور جس میں ہم ہندوستانیوں اور پاکستانیوں کے علاوہ سکھ دوست بھی شامل ہو گئے تھے۔ اور یہ تذکرہ کرتے کرتے یوں لگتا ہے کہ میں صوفی خدا بخش صاحب کا دامن پکڑ کے پاکستان پہنچ گیا۔ وہ اکثر مختلف ممالک کا دورہ کرتے رہتے ہیں اور اگر ان کا دامن پکڑا جائے تو یقیناً کئی ملکوں کی سیر ہو سکتی ہے۔ لیکن فی الحال تو میں ذہنی طور پر ان کا دامن پکڑ کر پاکستان پہنچ گیا اور یہاں کی خلافت لائبریری اور ان کے بیٹے کا ذکر شروع کر دیا۔ اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے ایک دفعہ پھر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم نہایت وجیہہ اور خوش پوش سکھ دوستوں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔ عام طور پر تو سوٹ پر پگڑی اچھی نہیں لگتی لیکن ان سکھ دوستوں کے سوٹ پر پگڑی بڑی سج رہی تھی۔ ایسے لگتا ہے کہ ایک پگڑی کا سبز رنگ اور دوسری پگڑی کا نسواری رنگ دونوں شفق کے رنگ کے قریب قریب پہنچے ہوئے تھے۔ ادھر سورج غروب ہو رہا تھا اور ادھر یہ دو پگڑیاں اپنا رنگ نمایاں کر رہی تھیں۔

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۴

نمائندہ بنا کر بھیج دیا اور اس کے بعد انہیں وزیر خارجہ بنا کر تمام دنیا کے لئے اپنے ملک کا نمائندہ بنا دیا۔

شاہ صاحب نے ایم ایم احمد کو مشرقی پاکستان کی علیحدگی کا بھی ذمہ دار ٹھہرایا ہے۔ مسٹر احمد ایک سول سرونٹ تھے اور اقتصادی شعبے کے ماہر تھے۔ ورلڈ بینک میں جانے سے پہلے انہوں نے اپنے کیریئر کے آخری دور میں پاکستانی حکومت کے وزیر خزانہ اور ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن کے طور پر کام کیا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ انہوں نے کبھی سیاست میں مداخلت کی ہو۔ اس وقت جو لوگ حکومت کے مدار المہام تھے وہ ملٹری کے لوگ تھے یا کچھ سیاست دان۔ ان فیصلہ کن دنوں کی روئیداد کئی لوگوں نے لکھی ہے۔ اور ان میں سے سب سے آخری کتاب حسن ظہیر کی طرف سے لکھی گئی ہے۔ وہ ایک بہت عظیم دانش والانہ فراست رکھنے والے سول سرونٹ رہے ہیں۔ اور انہوں نے یہ سب واقعات خود دیکھے تھے۔ اگر شاہ صاحب یہ کتاب پڑھنے کی زحمت گوارا کریں تو ان کو علم ہو جائے گا کہ مشرقی پاکستان کے علیحدہ ہونے کی حقیقی وجوہات کیا تھیں۔

میں شاہ فرید الحق صاحب کی ذاتی طور پر بہت عزت کرتا ہوں لیکن انہوں نے جو دلائل مذہبی رواداری کی حدود مقرر کرنے کے لئے دیئے ہیں وہ سچائی اور تاریخی حقائق کے برعکس ہیں۔

بقیہ صفحہ ۵ کالم ۲

معمولی اور حقیر ہے بجائے اس کے کہ وہ گنہگار ہونے کی حیثیت میں اپنے پیدا کرنے والے خدا کے دربار میں حاضر ہو۔ اور پھر اپنی کسی بداعمالی کی سزا میں عذاب دوزخ کا مستحق سمجھا جائے۔

جو خط آتا ہے میں اسے پڑھ کر اس وقت تک ہاتھ سے نہیں دیتا جب تک دعا نہ کر لوں کہ شاید موقع نہ ملے یا یاد نہ رہے۔ مگر دعا دو قسم کی ہوتی ہے جو اس کوچہ میں داخل ہووے وہی خوب سمجھتا ہے۔ ایک معمولی۔ ایک شدت توجہ سے۔ اور یہ آخری صورت ہر دعا میں میسر نہیں آتی۔ سوز اور قلق کا پیدا ہونا اپنے اختیار میں نہیں کوئی مخلص ہو تو اس کے لئے خود ہی دعا کرنے کو جی چاہتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

شیخ رحمت اللہ شاکر

راست گفتاری اور صاف گوئی

حضرت معاذؓ بن جبل نہایت متقی نوجوان اور اسلامی اخلاق و محاسن کے پیکر تھے۔ راستگوئی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے متعلق کوئی بات بیان کی۔ حضرت انسؓ نے جاکر آنحضرت ﷺ سے اس کی تصدیق چاہی تو آپ نے فرمایا صَدَقَ معاذُ صدق معاذٌ۔ اور اس طرح اپنے ایک صحابی کی راست بیانی کی تصدیق پورے زور کے ساتھ فرمائی۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف نے قریباً تیس سال کی عمر میں اسلام قبول کیا تھا۔ لیکن تقویٰ و طہارت اور صدق و صفا میں اس قدر بڑھے تھے۔ کہ صحابہ کرام کو ان کی صداقت پر کامل اعتماد تھا۔ حتیٰ کہ وہ کسی تنازعہ کی صورت میں خواہ مدعی ہوتے یا مدعا علیہ صرف ان کے بیان کو ہی کافی سمجھتے تھے۔

دین کے معاملہ میں صحابہ کرام نازک سے نازک دنیوی تعلقات کی ذرہ بھر پروا نہ کرتے تھے۔ اور تمام عواقب سے بے نیاز ہو کر سچی بات کہہ دیتے تھے چنانچہ ایک کمزور مسلمان قدامہ بن مظعون سے ایک مرتبہ ایسی لغزش سرزد ہوئی کہ شراب پی لی۔ حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے قدامہ کے لئے شرعی سزا تجویز کی۔ لیکن معلوم ہے اس کیس میں شاہد کون تھا۔ اور کس کی شہادت پر اسے یہ سزا ہوئی۔ خود مظعون کی بیوی نے اپنے خاوند کے خلاف شہادت دی اور اسی شہادت کی بناء پر ملزم کو سزا دی گئی ہے۔

مندرجہ بالا واقعات میں صحابہؓ میں سے بعض کی لغزشوں کا ذکر آیا ہے اس سے کسی کو کوئی غلط فہمی نہ ہونی چاہئے۔ ایسے واقعات معدودے چند ہیں۔ جن میں کسی صحابیؓ کا کسی نہ کسی وجہ سے لغزش کھا جانا ثابت ہوتا ہے۔ ورنہ وہ لوگ پاکبازی اور تقویٰ کے اس قدر بلند مقام پر فائز تھے۔ کہ ان سے ایسے افعال کے صدور کا امکان بھی نہ تھا۔ تاریخ عرب سے ادنیٰ واقفیت رکھنے والے بھی اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ اس ملک میں شراب خوری اور زناکاری کا رواج بہت عام تھا اور اہل عرب شب و روز انہی مشاغل میں مصروف رہتے تھے۔ اسلام نے آکر ان برائیوں کو حرام قرار دے دیا۔ اور صحابہ کرام نے اپنی عمر بھر کی عادات کے باوجود ان احکام کی اس قدر شدت کے ساتھ پابندی کی۔ کہ کسی اور قوم کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور ایسے عادی لوگوں میں سے کسی ایک کے پاؤں میں کبھی کبھار لغزش کا آجانا کوئی ایسی بات نہیں۔ جس کی بناء پر صحابہ کرام کی قومی زندگی اور پاکبازی پر کوئی اعتراض جائز ہو سکے۔ اور کلی طور پر گناہوں سے معصوم اور محفوظ تو اللہ تعالیٰ کے انبیاء ہوتے ہیں۔ کمزور مومنوں سے کبھی عارضی طور پر لغزش کا ہو جانا ناممکن نہیں ہے صحابہؓ میں سے اگر کسی سے ایسا ہو جاتا تو وہ فوراً توبہ کی طرف رجوع کرتے اور خود اپنی غلطی اور قصور کا اعتراف کر کے اس کی ہر ممکن تلافی کر لیتے تھے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ ایسے واقعات سے اور پھر ایسی حرکات کے صدور پر ان پاکبازوں کی پشیمانی اقرار جرم اور اس کی سزا کو قبول کرنے کے لئے بے تابی ایک ایسی چیز ہے جو ایک انصاف پسند کی نظر میں ان کی وقعت کو بہت بڑھا دیتی ہے۔

ان واقعات میں ایک اور خاص قابل غور اور قابل تقلید پہلو یہ ہے کہ صحابہ کرام اس دنیا کی سزا کو کوئی سزا نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے قلوب پر مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور گناہوں سے پاک ہو کر جانے کا خیال غالب تھا وہ آخرت کی سزا کو اپنے لئے بالکل ناقابل برداشت سمجھتے تھے۔ اور اس لئے ان کی پوری کوشش یہ ہوتی تھی کہ جس طرح بھی ہو انہیں گناہوں کی سزا اسی دنیا میں مل جائے۔ تا وہ خدا تعالیٰ کے حضور بالکل پاک ہو کر جائیں۔ لیکن ہمارے زمانہ کی حالت اس بالکل برعکس ہے۔ آج ہم میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو انتہائی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ان سے جو غلطی ہوئی اس کی سزا سے جس طرح بھی ہو سکے یہاں بچ جائیں۔ اور اس بچاؤ کے لئے اگر اصل جرم کے علاوہ انہیں جھوٹ اور غلط بیانی وغیرہ دوسرے خطرناک جرائم کا بھی مرتکب ہونا پڑے تو وہ اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہ کیفیت دراصل خدا تعالیٰ پر کامل ایمان نہ ہونے کا نتیجہ ہے۔ ورنہ جو شخص دل سے ایمان رکھتا ہے۔ کہ اس نے مرنا اور خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونا ہے جہاں اسے اپنے دنیوی اعمال کے لئے لازماً جواب دہی کرنی پڑے گی۔ تو وہ کبھی اس قدر جرأت نہیں کر سکتا۔ کہ کوئی خطا کرنے کے بعد پھر اس کی سزا سے بھی بچنے کی کوشش کرے۔ اور اس طرح اپنے لئے اپنے ہاتھ سے آخرت میں سزا کا موقعہ پیدا کرے۔

سچ یہی ہے کہ ایک ایسے انسان کے لئے جس کا دل نور ایمان سے منور ہو اس دنیا میں انتہائی سزا حتیٰ کہ جان دے دینے کی سزا بھی بہت

باقی صفحہ ۴ پر

(روزنامہ ڈان ۱۴ اکتوبر ۹۴ء)

کنور ادریس

نارواداری کی حدود

شاہ فرید الحق (ڈان ۵ اکتوبر) کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ رواداری کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ ہر ایک معاملہ میں اس معیار کا تعین زمانہ، زیر نزاع مسئلہ، معاشرہ کا تعلیمی معیار اور اس معاشرے میں موجود روشن خیالی پر منحصر ہوتا ہے۔

مذہب میں فرقہ بندی اتنی ہی پرانی ہے جتنا کہ مذہب بذات خود۔ بدعت جس کی وجہ سے قرون وسطیٰ کے یورپ میں لوگ صلیب پر چڑھا دیئے جاتے تھے۔ آج کے زمانے میں ان باتوں کی وجہ سے شائد کسی کو گالی بھی نہ دی جائے۔ آج مسلمان اپنی سوسائٹی کے ہاتھوں پہنچنے والی ایذا رسانیوں سے بچنے کے لئے عیسائی مغرب میں پناہ لیتے ہیں۔

اختلاف چاہے کسی مسئلہ پر ہو اور چاہے وہ کتنا ہی گہرا کیوں نہ ہو ضمیر کی آزادی 'افراد' ملک میں اکثریت رکھنے والی آبادی کے لوگوں' اور حکومت کے ہاتھوں سے محفوظ رہنی چاہئے۔ تبلیغ اور عقیدے پر عمل کے سلسلے میں بھی رواداری کا اعلیٰ مظاہرہ کیا جانا چاہئے۔ فاضل شاہ صاحب اور اس کے مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے دیگر لوگوں کو یہ علم ہونا چاہئے کہ بعض ایسی مذہبی رسوم جو وہ یہاں آزادی سے ادا کر سکتے ہیں سعودی عرب کی بادشاہت میں ان کے ادا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے ہوں گے۔ تاریخ ہمیں یہی سبق دیتی ہے اور اس کے علاوہ اس زمانے کا تجربہ بھی ہمیں یہی بتاتا ہے کہ اس قسم کی فرقہ بندی کو روکنے کے لئے قوانین بنانے سے سوسائٹی میں مناقشات بڑھ جاتے ہیں اس بات کا خطرہ موجود ہے کہ پاکستان نے ابھی اس کی انتہا کو نہیں دیکھا ہے۔

شاہ صاحب نے رواداری کے خلاف اپنے دلائل کو مزید مضبوط کرنے کے لئے محمد ظفر اللہ خان اور ایم۔ ایم احمد کی حب الوطنی پر اعتراض کیا ہے۔ ظفر اللہ خان کو قائداعظم نے آخری وقت پر بھوپال سے بلایا تھا۔ وہ فیڈرل کورٹ آف انڈیا سے استعفیٰ دے کر بھوپال گئے تھے تاکہ نواب آف بھوپال کے دستوری مشیر کا عہدہ سنبھال سکیں۔ قائداعظم نے ان کو باؤنڈری کمیشن کے سامنے پنجاب کا کیس پیش کرنے کے لئے کہا۔ ایوارڈ کے منظور کئے جانے یا مسترد کر دیئے جانے سے ان کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اس وقت قائداعظم گورنر جنرل کا عہدہ سنبھال چکے تھے۔ اور پاکستان کی دستور ساز اسمبلی معرض وجود میں آ چکی تھی۔ سر ظفر اللہ خان نے کمیشن کے سامنے جس طرح اپنا کیس پیش کیا اس کی تعریف دنیا بھر میں کی گئی۔ لیکن اس وقت یہی کافی ہوگا کہ صرف دو آراء پیش کی جائیں۔ ایک پبلک کی طرف سے اور دوسری اس معاملے میں ماہرین کی طرف سے۔

روزنامہ "نوائے وقت" نے اپنے اداریہ میں لکھا کہ نتیجہ چاہے کچھ بھی ہو لیکن جس مہارت، علمیت اور لیاقت سے ظفر اللہ خان نے پنجاب کے مسلمانوں کا کیس کمیشن کے سامنے پیش کیا ہے اس کے لئے وہ ان کے ہمیشہ ممنون رہیں گے۔

اب ماہرین کی رائے سنئے جو کہ مسٹر جسٹس منیر اور مسٹر جسٹس ایم۔ آر۔ کیانی نے اس رپورٹ میں لکھی جو ۱۹۵۳ء کے پنجاب کے فسادات کے متعلق لکھی گئی۔ وہ کہتے ہیں:۔

احمدیوں کے خلاف گندے اور بے بنیاد الزامات لگائے گئے ہیں۔ کہ احمدیوں کے رویہ کی وجہ سے اور ان دلائل کی وجہ سے جو چوہدری ظفر اللہ خان نے کمیشن کے سامنے پیش کئے 'باؤنڈری کمیشن نے ضلع گورداسپور ہندوستان کو دے دیا۔ حالانکہ ظفر اللہ خان کا انتخاب قائداعظم نے کیا تھا کہ وہ کمیشن کے سامنے مسلم لیگ کا کیس پیش کریں۔ لیکن اس عدالت کا صدر جو کہ اس کمیشن کا ممبر تھا' یہ اپنا فرض سمجھتا ہے کہ وہ اس بہادرانہ جدوجہد کے لئے جو چوہدری ظفر اللہ خان نے گورداسپور کے لئے کی' اپنے شکرگذاری کے جذبات کو ریکارڈ پر لائے۔ یہ بات باؤنڈری کمیشن کے ریکارڈ سے بالکل ظاہر ہے جو کہ کوئی بھی شخص جو اس معاملہ میں دلچسپی رکھتا ہو دیکھ سکتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے مسلم قوم کے لئے جو بے لوث خدمات کیں ان کے ہوتے ہوئے کسی شخص کا بھی ان کے لئے اس طرح کی باتیں کرنا جس طرح کی بعض پارٹیوں نے اس کورٹ آف انکوائری کے سامنے کی ہیں سوائے شرمناک ناحسان شناسی کے اور کچھ نہیں ہے۔ یہ ملک ابھی تک نہ تو منیر کے پائے کا کوئی ماہر قانون پیدا کر سکا ہے اور نہ ہی کیانی کے پائے کا کوئی دیانت دار جج۔ نادانستہ طور پر شاہ صاحب نے قائداعظم پر بھی یہ کہہ کر حملہ کیا ہے کہ ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کے مفادات سے غداری کی جس کا قائداعظم کو کبھی بھی علم نہ ہو سکا۔ حالانکہ قائداعظم اپنے وقت کے بہترین قانونی دماغ رکھنے والے انسان تھے۔ اور انہوں نے پھر بھی ظفر اللہ خان کو اقوام متحدہ میں پاکستان کا

باقی صفحہ ۴ پر

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

عراقی اسلحہ کی تیاری پر کیمروں کی نظریں

بین الاقوامی تعلقات کی تاریخ میں پہلی بار یہ واقعہ رونما ہوا ہے کہ ایک ملک کی میزائیل تیار کرنے والی فیکٹری میں کیمروں نے کام کرنا شروع کر دیا ہے تاکہ اس میں ہونے والی ہر ایک بات نگرانی کرنے والوں کی نظر میں رہے۔

یہ کیمرے بغداد سے ٤٠ کلومیٹر دور جنوب میں واقع القاہا فیکٹری میں نصب ہیں اور ان کی کارکردگی ٢٤۔ گھنٹے ایک ہوٹل میں واقع ایک کمرہ میں نوٹ کی جا رہی ہے اس فیکٹری میں میزائیل تیار کئے جاتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی طرف سے نگرانی کا جو نظام قائم کیا گیا ہے اس کے مطابق اس فیکٹری پر یہ پابندی ہے کہ یہ ١٥٠۔ کلومیٹر (٩٣ میل) سے زائد فاصلے پر مار کرنے والے میزائیل نہیں بنا سکتی۔ عراق نے غیر معمولی انداز میں اقوام متحدہ کی قراردادوں پر عمل درآمد کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ عراق پر سے اقوام متحدہ کی عائد شدہ اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کی راہ ہموار کی جا سکے۔ اب تک عراق نے اقوام متحدہ کی تمام قراردادوں پر عمل کرتے ہوئے اپنے اسلحہ کی تیاری کے کئی مراکز ختم کر دیئے ہیں۔ اس کام کا آخری مرحلہ نگرانی کرنے والے کیمروں کا کام ہے جو اب شروع ہو چکا ہے۔ شاید اب اقوام متحدہ اور اس کے ساتھی امریکہ کی تسلی ہو جائے اور وہ عراق پر سے چار سال سے نافذ شدہ اقتصادی پابندیاں ختم کر کے اس کو اپنا تیل فروخت کرنے کی اجازت دے دیں۔ کیونکہ تیل سے حاصل ہونے والی آمدنی ہی عراق کی مالی حیثیت کو سنبھالنے کا موجب بنی رہی ہے۔ اور اس کے بغیر عراق اپنی تباہ حال معیشت کو ازسرِنو تعمیر نہیں کر سکتا۔

☆ ○ ☆

کوہ اغمان سے بوسنین فوجوں کی واپسی

کئی ہفتوں کی بات چیت کے بعد بالآخر مسلمان بوسنین حکومت اور اقوام متحدہ کے درمیان سمجھوتہ طے پا گیا ہے جس کے تحت بوسنیا کی افواج کوہ اغمان کے غیر فوجی علاقے سے واپس ہو جائیں گی اور اس کے بدلے میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل سراجیوو میں امدادی قافلوں کے بحفاظت پہنچنے کی ذمہ داری قبول کر لے گی۔ اس چوٹی پر مسلمان بوسنین فوجوں نے اس لئے قبضہ برقرار رکھنے پر اصرار کیا تھا کیونکہ اس کے بغیر سراجیوو میں آنے والے امدادی قافلوں کی بحفاظت آمد کی گارنٹی حاصل نہیں تھی۔ مسلمان حکومت نے اس غیر فوجی علاقے سے فوجیں واپس بلانے کے سلسلے میں خاصی مزاحمت کی لیکن بالآخر سلامتی کونسل کی یقین دہانی پر وہ علاقہ خالی کرنے پر تیار ہو گئے ہیں۔

سرب فوجوں نے بوسنیا کے دارالحکومت سراجیوو کا کئی اطراف سے محاصرہ کر رکھا ہے جس کی وجہ سے اس شہر کے باشندوں کی زندگی اجیرن ہو چکی ہے۔ ان کی زندگی کا انحصار امدادی قافلوں پر ہے جو مختلف تنظیمیں بھجواتی ہیں۔ سرب جب چاہتے ہیں ان قافلوں کو روک دیتے ہیں۔ اور جب چاہتے ہیں جانے کی اجازت دے دیتے ہیں۔

☆ ○ ☆

صدر کلنٹن کا دورہ شام

امریکہ کے صدر کلنٹن ٢٠۔ سال کے عرصے میں پہلے امریکی صدر ہیں جو شام کا دورہ کر رہے ہیں۔ امریکی صدر نے بتایا ہے کہ ان کے دورۂ شام کے نتیجے میں اسرائیل اور شام کے درمیان بات چیت آگے بڑھے گی۔ یہ بات اس وقت عملاً معطل ہو چکی ہے۔ امریکی صدر نے کہا کہ ایسے شواہد ملے ہیں کہ اسرائیل اور شام کے درمیان کچھ پیش رفت ہوئی ہے انہوں نے کہا کہ ان کے دورۂ شام کا مقصد یہی ہے کہ امن بات چیت آگے بڑھے۔ کیونکہ جب تک ایسا نہیں ہو جاتا مشرق وسطیٰ میں جامع امن سمجھوتہ طے پا جانا ممکن نہیں ہے۔

مشرق وسطیٰ کے امن کے عمل میں شام اس وقت سب سے بڑی رکاوٹ بنا ہوا ہے۔ اس سے پہلے جنوری میں شام کے صدر حافظ الاسد کی جنیوا میں ملاقات ہو چکی ہے اور چند ماہ پیشتر امریکی صدر فون پر بات کر کے صدر حافظ الاسد کو امن سمجھوتے پر راغب کرنے کی ناکام کوشش کر چکے ہیں۔

صدر کلنٹن سے سوال کیا گیا کہ وہ ایسے ملک کا دورہ کرتے ہوئے کیا محسوس کرتے ہیں جو امریکہ کی وزارت خارجہ کی نظر میں دہشت گردی کی حمایت کرنے والا ملک ہے۔ صدر کلنٹن نے کہا یہ معاملہ ہمارے دونوں ملکوں کے درمیان طے ہونے والا ہے۔ یہ ایک اہم اور سنجیدہ مسئلہ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امریکہ امن قائم کرنے کے لئے اپنی کوشش ترک کر دے۔ کیونکہ امن معاہدے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ امریکہ دہشت گردی کو ختم کرنے کی اپنی کوششیں ترک کر دے۔

صدر کلنٹن اسرائیل اور اردن کے درمیان امن سمجھوتے پر دستخطوں کی تقریب میں شمولیت کے بعد اگلے دن شام جائیں گے۔ شاید اس کا مطلب شام پر نفسیاتی دباؤ ڈالنا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کے امن کے عمل میں تنہا ہوتا جا رہا ہے۔

شام پر یہ الزام ہے کہ وہ اس انتہا پسند مسلم گروپوں کی تائید کرتا ہے جو لبنان کی سرحد سے اسرائیلیوں پر شب خون مارتے رہتے ہیں۔ گذشتہ دنوں شام کے کہنے پر ان انتہا پسند گروپوں نے اپنی کارروائیاں نرم کر دی تھیں۔ امریکہ جانتا ہے کہ شام کے یہ اقدامات اسرائیل اور امریکہ پر دباؤ ڈالنے کے حربے ہیں۔ اور فی الحقیقت اسرائیل ان حملوں سے سخت نالاں ہے۔

☆ ○ ☆

بیت المقدس کا تنازعہ

بیت المقدس کا شہر ١٩٦٧ء کی جنگ میں اسرائیل نے اردن سے چھین کر اپنے ملک میں شامل کر دیا تھا۔ یہ عالم اسلام کا ایک افسوس ناک سانحہ تھا جس کے درد کی ٹیسیں آج بھی عالم اسلام کے جسد میں محسوس کی جاتی ہیں۔

لیکن یہ تنازعہ صرف اسرائیل اور عربوں کے درمیان ہی نہیں ہے بلکہ بیت المقدس کی دعویداری میں مسلمان عربوں میں بھی باہمی عدم اتفاق موجود ہے۔ ایک طرف اردن ہے جو بیت المقدس کو اپنا قرار دیتا ہے اور دوسری طرف فلسطینی ہیں جو یاسر عرفات کی قیادت میں بیت المقدس کو اپنا دارالحکومت قرار دیتے ہیں۔

حال ہی میں اسرائیل اور اردن کے درمیان جو امن سمجھوتے ہو رہے ہیں اس سے مسٹر یاسر عرفات کو یہ پریشانی لاحق ہے کہ اردن کو بیت المقدس پر بات کرنے کی واحد اتھارٹی تسلیم نہ کر لیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے گذشتہ دنوں بڑی سختی سے اردن اور اسرائیل کو ایک ہی بیان میں اپنا نشانہ بنایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ "شاہ حسین اور رابن سن رکھو! بیت المقدس فلسطینیوں کا ہے جتنے بھی چاہے معاہدوں پر عمان میں یا اور کہیں دستخط ہو جائیں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

مسٹر یاسر عرفات نے دونوں کو متنبہ کیا ہے کہ بیت المقدس کے مسئلے پر جنگ ہو کر رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری آئندہ جنگ بیت المقدس کے مسئلے پر ہو گی۔ ہمارے دشمن سمجھتے ہیں کہ یہ جنگ بہت دور ہے مگر میں ان کو بتاتا ہوں کہ یہ دور نہیں۔ یہ نزدیک ہے۔

نامہ نگاروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے یاسر عرفات کو اتنے غصے میں کبھی نہیں دیکھا۔

فلسطینی خود مختار انتظامیہ نے اسرائیل اور اردن کے درمیان حالیہ امن سمجھوتے کو خود مختاری کے سمجھوتے کی کھلی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

اس معاہدے میں بیت المقدس کے انتظامی کنٹرول میں اردن کو بھی حصہ دار تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ وہ مرتبہ ہے جو فلسطینی خود حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ماضی میں پی ایل او اور اردن کے درمیان اہل فلسطین کا نمائندہ ہونے پر سخت تنازعات لاحق رہے ہیں۔ اور اردن کی سرزمین کئی بار فلسطینیوں کے خون سے لالہ زار ہو چکی ہے۔ اب اگر یہ دونوں اسرائیل کے دوست بن جاتے ہیں اور باہمی دشمنی ان کی برقرار رہتی ہے اور موقع ملنے پر یہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے سے گریز نہیں کرتے' جیسا کہ نظر آ رہا ہے۔ تو اس سے بڑی عالم اسلام کی بد نصیبی کیا ہو گی۔

اسرائیل نہایت چالاکی کے ساتھ مسلمان عربوں اور غیر عربوں میں نفاق کے بیج بو رہا ہے۔ مسٹر یاسر عرفات نے جنگ کی جو دھمکی دی ہے وہ کس کے خلاف ہو گی؟ اسرائیل کے ساتھ ان کی دوستی ہو چکی ہے۔ واضح بات یہی ہے کہ یہ جنگ اردن کے خلاف ہو گی۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ فلسطینی اور اسرائیلیوں کا یہ معاہدہ ہو چکا ہے کہ ١٩٩٦ء سے پہلے بیت المقدس کے مسئلے پر فلسطینی کوئی بات نہیں کریں گے۔

☆ ○○○ ☆

خدا تعالیٰ نے تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے

خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق عباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۹۷۳۴ میں نعیم اللہ باجوہ ولد چوہدری شاہنواز باجوہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر ساڑھے اٹھائیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۲۷۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم اللہ باجوہ ولد چوہدری شاہنواز باجوہ۔ D-2 817/29 ہجرت کالونی سلطان آباد کراچی گواہ شد نمبر۱- صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد نمبر۲- معراج الحق وصیت نمبر ۲۴۴۴۲-

مسل نمبر ۲۹۷۳۵ میں امتہ الرؤف زوجہ نعیم اللہ باجوہ قوم کانواں پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱- حق مہر بذمہ خاوند =/۱۵۰۰۰ روپے ۲- زیورات طلائی وزنی پانچ تولہ =/۲۱۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرؤف زوجہ نعیم احمد باجوہ 817/29 سیکٹر D-2 ہجرت کالونی سلطان آباد کراچی نمبر۴ گواہ شد نمبر۱- صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں جماعت احمدیہ کراچی گواہ شد نمبر۲- نعیم اللہ باجوہ ولد چوہدری شاہنواز خاوند موصیہ کراچی-

مسل نمبر ۲۹۷۳۶ میں فرید احمد بٹ ولد بشارت احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۱-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۴۵۰۰ روپے ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد فرید احمد بٹ ولد بشارت احمد بٹ ۲۰- فردوس کالونی ملتان روڈ لاہور گواہ شد نمبر۱- نصیر احمد بٹ ولد بشارت احمد بٹ برادر موصی لاہور گواہ شد نمبر۲- بشارت احمد بٹ ولد عنائت اللہ بٹ والد موصی-

مسل نمبر ۲۹۷۳۷ میں زاہدہ نسرین زوجہ حمید احمد زاہد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخوپورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱- زیور طلائی وزنی پانچ تولے مالیتی =/۲۰۰۰۰ روپے ۲- حق مہر بذمہ خاوند =/۱۰۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ زاہدہ نسرین زوجہ حمید احمد زاہد عثمان سٹریٹ خالد روڈ محلہ مسلم گنج شیخوپورہ گواہ شد نمبر۱ حمید احمد زاہد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر۲- ملک مبشر منظور ۱۸- اقبال پارک شیخوپورہ-

مسل نمبر ۲۹۷۳۸ میں عبدالحمید ولد عبدالغنی درویش گوجرانوالہ قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوجرانوالہ شہر ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۲-۲۷ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔۱- رہائشی مکان برقبہ ۲۲ مرلہ نمبر C-7 سٹلائیٹ ٹاؤن گوجرانوالہ کا ۱/۴ حصہ ۲- دکان برقبہ ایک مرلہ واقع ریل بازار گوجرانوالہ کا ۱/۴ حصہ ۳- فیکٹری برقبہ ۴/۳/۳/۳ کنال- کچا ایمن آباد روڈ ۱/۴ حصہ ۴- پلاٹ برقبہ ۱۰- مرلہ ربوہ ۱/۴ حصہ ۵- موٹر کار کا ۱/۴ حصہ ۶- موٹر سائیکل کا ۱/۴ حصہ ۷- ایک مکان زیر تعمیر پیپلز کالونی گوجرانوالہ برقبہ ۱۵ مرلہ۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۱۲۸۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالحمید دکان نمبر ۱۰۲ ریل بازار گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ فضل احمد مجوکہ وصیت نمبر ۲۸۵۵۳ گواہ شد نمبر۲- محمد یاسین ربانی مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۳۹ میں محمد اسلم شاہد ولد دل پذیر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ دکانداری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۴-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۱۲۰۰ روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسلم شاہد محلہ امیر پارک ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ فضل احمد مجوکہ وصیت ۲۸۵۵۳ گواہ شد نمبر۲- محمد یاسین ربانی مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۴۰ میں حافظ محمد اکرم ولد دل پذیر احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن امیر پارک گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ محمد اکرم محلہ امیر پارک بھٹی جنرل سٹور نزد اولکھ سٹریٹ ڈی سی روڈ گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ فضل احمد مجوکہ وصیت نمبر ۲۸۵۵۳ گواہ شد نمبر۲- محمد یاسین ربانی مربی سلسلہ۔

مسل نمبر ۲۹۷۴۱ میں حسن ناصر ولد ناصر احمد سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ =/۲۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گا ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حسن ناصر B-556 سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ گواہ شد نمبر۱ فضل احمد مجوکہ وصیت نمبر ۲۸۵۵۳ گواہ شد نمبر۲- محمد یاسین ربانی مربی سلسلہ۔

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر۔ آغا سیف اللہ
پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام ربوہ۔ مقام اشاعت۔ دارالنصر غربی ربوہ
قیمت۔ دو روپے

ہر قسم کے زیورات کا مرکز
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 649

(ہومیو پیتھک) ٹانک ڈراپس
(خصوصاً ادھیڑ عمر اور بوڑھے افراد کیلئے)
زود اثر ہومیو پیتھک فارمولا جو اعصاب اور دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے قیمت ۴۰ روپے
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر لعبہ ہومیو) گولبازار ربوہ
فون: 04524-771 فیکس: 04524-212299, 04524-211283

مرض اٹھرا کیا ہے؟
حمل بار بار گر جاتا ہو یا بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں یا انکی صحیح طور پر نشوونما نہ ہوتی ہو اور وہ مختلف امراض میں مبتلا رہتے ہوں یا لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں۔ یہ مرض اٹھرا ہے اسکے مؤثر علاج کیلئے ہمارے دواخانہ کی بہترین دوا تریاق اٹھراء ہے جو عرصہ قریباً چالیس سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ حمل سے قبل اور دوران حمل استعمال کرائی جارہی ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے حمل محفوظ رہتا ہے اور بچہ تندرستی و شادمانی میں پرورش پاکر والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب ہوتا ہے۔ مزید تفصیلات کیلئے کتابچہ و سوالنامہ تشخیص مفت طلب کریں۔ اطباء اور طبی سٹاکسٹ بھی رابطہ کریں۔ دوا ڈاک کے ذریعہ بھی منگوائی جاسکتی ہے
خورشید یونانی دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ فون 211538

خبریں

ربوہ: 26 اکتوبر-1994ء
رات گرج چمک کے ساتھ تیز بارش ہوئی درجہ حرارت کم از کم 16 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 30 درجے سنٹی گریڈ

○ پنجاب بھر میں اسلحہ کی نمائش پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر منظور احمد وٹو نے ٹیلی ویژن پر خطاب کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ۲۵ ہزار دیہاتیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے۔ نہری پانی کی چوری اور جنگلات کی کٹائی پر سخت سزائیں دی جائیں گی انہوں نے کہا کہ ہم نے صوبے میں جرائم کے خاتمے کا تہیہ کر رکھا ہے۔ مار دھاڑ توڑ پھوڑ اور ڈیڈ لاک کی سیاست کرنے والے پاکستان کی خالق جماعت اور قائداعظم کی مسلم لیگ کے وارث کس طرح ہو سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم پانچ برسوں میں صوبہ میں خواندگی کی شرح دو گنا کر دیں گے۔ مختلف مقامات پر تین ہزار آبی گزر گاہیں تعمیر کی جائیں گی کسانوں کو آسان شرائط پر ٹریکٹر اور بلڈوزر دیئے جائیں گے۔ ۲۵ ہزار دیہات کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں گے انہوں نے کہا کہ سیاسی جماعتوں کے اتحاد پر مشتمل نظام چلانا کوئی آسان کام نہیں ہم نے ملک کے سب سے بڑے صوبے میں مخلوط حکومت قائم کر کے اسے کامیابی سے چلانے کی مثال قائم کی ہے۔

○ خارجہ امور کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین مولانا فضل الرحمان نے کہا ہے کہ ہم نے دوست ممالک سے نہ رابطہ کیا ہے نہ مشورہ ایسے میں کشمیر کے بارے میں قرارداد کی کامیابی کی توقع نہیں ہے۔ اقوام متحدہ میں ایسے حالات میں قرارداد پیش کرنا رسک لینے اور آ بیل مجھے مار والی بات ہوگی۔ حکومت کو چاہئے کہ اپنے اس فیصلے پر نظرثانی کرے انہوں نے کہا وزیراعظم کے خلاف تحریک عدم اعتماد کا کوئی امکان نہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو نے میرا خط ہی نہیں پڑھا اور جواب لکھ دیا ہے۔ وزیراعظم نے مسٹر نواز شریف کو لکھا تھا کہ ان کے اقوام متحدہ کے دورے کے لئے وزارت خارجہ کو انتظامات کرنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔ مسٹر نواز شریف نے کہا کہ وزیراعظم میرے خط کا مطالعہ بھی گوارا نہیں کرتیں میرا خط دوبارہ پڑھیں اور اس کے مطابق جواب دیں۔ یہ قومی اہمیت کا مسئلہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی کوریا کے سرمایہ کار اتنے بے وقوف نہیں ہیں کہ ڈائیوو کا حشر دیکھ کر یہاں سرمایہ کاری کریں۔

○ امریکہ نے پاکستان کو کہا ہے کہ اگر وہ اپنا میزائل پروگرام روک دے تو وہ اقتصادی پابندیاں ختم کرنے کو تیار ہے۔ پاکستان نے ابھی تک امریکہ کو چین امریکہ معاہدے کی طرز پر نیا معاہدہ کرنے کے امریکی مطالبے کا جواب نہیں دیا۔ کیونکہ پریسلر ترمیم کے تحت پابندیاں پھر بھی جاری رہیں گی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ نواز شریف جنرل اسمبلی سے سرخرو ہو کر لوٹیں گے تو میں خود ان کا استقبال کروں گی۔ کشمیر ہماری انا کا ہی نہیں ملکی بقاء کا بھی مسئلہ ہے۔ ہم نہ تو پوائنٹ سکور کرنا چاہتے ہیں نہ کسی سیاسی اختلاف کا مظاہرہ کریں گے۔ یہ مسئلہ کسی ایک جماعت حکومت یا اپوزیشن کا نہیں ہے بلکہ پاکستان اور عالم اسلام کا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب نواز شریف نے مجھے امور خارجہ کی سٹینڈنگ کمیٹی کی سربراہی پیش کی تھی تو مجھے بھی اپنے رفقاء کے دباؤ کا سامنا تھا۔

○ کراچی میں تیزی سے حرکت کرنے والی فورس کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے ایوان صدر میں ہونے والے ایک اہم اجلاس میں کراچی کے علاوہ سندھ میں بھی ایسی ہی سریع الحرکت فورس کے قیام کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ فورس جدید آلات سے لیس ہوگی اور ۲۴ گھنٹے شہر کا گشت کرے گی صدر لغاری نے کہا کہ صوبے میں امن و امان کی صورت حال تشویشناک ہے۔ وزیراعظم کی طرف سے نواز شریف کو کی گئی پیشکش اور قومی اسمبلی کے اجلاس کے بارے میں تبادلہ خیال کیا گیا۔

○ وزیراعظم نے مسٹر نواز شریف کا متفقہ کشمیر پالیسی کا مطالبہ تسلیم کرنے اور نواز شریف کو مکمل اختیارات کے ساتھ جنرل اسمبلی میں بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔ کشمیر پالیسی وضع کرنے کے لئے نومبر کے اوائل میں پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس طلب کیا جائے گا۔ وزیراعظم اہم شخصیات سے ملاقات کریں گی۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بے نظیر بھٹو تحریک عدم اعتماد سے بچنے کے لئے اعتماد کا ووٹ طلب کر سکتی ہیں۔ پارلیمنٹ میں اگرچہ حکومت کو معمولی اکثریت حاصل ہے مگر وزیراعظم اس قسم کی ووٹنگ میں جیت جائیں گی۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے نواز شریف کو ۲۷۔ اکتوبر کو مذاکرات کی دعوت دی ہے۔ انہوں نے ایک خط میں قائد حزب اختلاف سے کہا کہ وہ حکومتی بنچوں سے بھی اسی طرح کی درخواست کر رہے ہیں۔

○ اپوزیشن لیڈر چوہدری شجاعت حسین نے کوٹ لکھپت جیل اور کیمپ جیل لاہور میں کارکنوں سے ملاقاتیں کیں کارکنوں نے نعروں سے ان کا استقبال کیا۔ نواز شریف زندہ باد کے نعرے لگائے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے پشاور جیل میں جا کر اسیر اپوزیشن رہنماؤں سے ملاقات کی۔ سنٹرل جیل پشاور کے باہر نواز شریف کا استقبال کرنے والوں پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔ ہوائی اڈے پر بھی ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ مسٹر نواز شریف جلوس کی شکل میں مختلف نظر بند رہنماؤں کے گھر گئے اور جلوس ہی کی شکل میں سنٹرل جیل پہنچے۔

○ وزارت داخلہ کے دباؤ پر ایف آئی اے کے انسپکٹرز کی آسامیاں ختم کر دی گئی ہیں۔

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس نے ایک مقدمے میں ریمارکس دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کی شق نمبر ۸ بی کو خراب قانون سمجھتی ہے تو اسے ختم کیوں نہیں کرتی۔

○ پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر مسٹر منظور احمد موہل نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی اور جونیجو لیگ کے اتحاد کا ایک سال بڑی مشکل سے گزرا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم مسلم لیگ کا اصولوں پر اتحاد چاہتے ہیں اپوزیشن کی معقول شرائط تسلیم کی جانی چاہئیں۔ گرفتار ارکان کی حاضری اسمبلی میں یقینی بنانے کا وعدہ کیا ہے امید ہے کہ اپوزیشن تاریخ نہیں دوہرائے گی۔

○ اپوزیشن لیڈر مسٹر نادر پرویز نے کہا ہے کہ ٹرین مارچ کے بعد اب پشاور سے کراچی تک روڈ مارچ ہوگا۔ پہلا مرحلہ پنڈی تک ہوگا نواز شریف خطاب کریں گے۔ یہ کاروان ایسے علاقوں سے گزرے گا جہاں سے ٹرین مارچ نہیں گزرا۔ انہوں نے کہا حکومت فوج کو سندھ کے حوالے کر کے اسے جان بوجھ کر ذلیل کر رہی ہے۔

○ جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ کراچی کو الگ ملک بنانے کے لئے غیر ملکی طاقتیں سرگرم ہیں۔ سفارت کار ملاقاتوں میں مصروف ہیں۔

تلاش گمشدہ

○ محمد افضل ابن مکرم محمد انور محلہ بشیر آباد چھنیاں ربوہ عمر تیرہ سال مورخہ ۹۴-۱۰-۸ سے لاپتہ ہے تاحال کوئی پتہ نہیں چلا۔ سلیٹی رنگ کی شلوار قمیص پہنے ہوئے ہے۔ ششم جماعت کا طالب علم ہے۔ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں زیر تعلیم ہے۔ اگر خود پڑھے تو گھر آجائے اس کے والدین بہت پریشان ہیں۔

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ اب ربوہ میں ایم۔اے انگلش

طاہر اکیڈمی / کیمپس الاحمد کیمبرج اکیڈمی دارالصدر

ہمارے ہاں انگریزی کے بہترین اساتذہ لیکچرز دیں گے

اوقات: شام ۳ تا ۵ بجے • کلاسز یکم نومبر سے • طالبات کے لئے علیحدہ پردہ کے ساتھ انتظام۔ اللہ نے چاہا تو مستقبل قریب میں انگلش سپوکن اور C.SS (تیاری) کلاسز بھی۔

رابطہ: مظفر احمد مجوکہ مینجنگ ڈائریکٹر الاحمد کیمبرج اکیڈمی فون: 212407 794

(خصوصاً ہومیوپیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں

ہمارے تیار کردہ ہومیوپیتھک مرکبات کے فری سمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 04524-211283 فیکس 04524-212299

خالص شہد

اور

شہد کے چھتے اتروانے کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

عبدالمجید بٹ کارکن ضیاء الاسلام پریس

مکان 21/8 دارالیمن غربی ربوہ

مکان برائے فروخت

ایک عدد مکان۔ رقبہ ایک کنال طرز تعمیر جدید۔ محلہ دارالبرکات بطرف کالج روڈ کی فروخت مطلوب ہے۔

رابطہ کیلئے: محمد رفیق

2/4 دارالبرکات ربوہ، فون 212485

پتہ